بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱
المصلح
اتوار
۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر:۔ عبد القادر بی۔ اے
جلد ۳ | ۳ صلح ۱۳۳۳ھ ۳ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۲

آج سے پنجاب میں عدلیہ اور انتظامیہ کو علیحدہ کر دیا گیا

لاہور ۲ جنوری: آج سے پنجاب میں عدلیہ اور انتظامیہ کو علیحدہ کرنے کا کام بفضلہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے منصوبہ تیار کرنے کے لئے حکومت نے چھ ممبران کی جو کمیٹی مقرر کی تھی مرکز کو علاوہ احمدی بچیوں کی تربیت سفارشات منظور کر لی ہیں اس منصوبہ کا، اطلاق میانوالی، کیمبل پور اور جہلم کے اضلاع میں تجربہ کے نام سے ایک لے ستیار بیٹھے ہیں۔ آپ نے جماعت کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کر

حسن کے تحت
دیگر دینی کتب

آبدوز شکن راکٹ کی تیاری

لندن ۲ جنوری: برطانیہ کے ریسرچ اسٹیشن نے جس نے پہلے ایٹم بم بنایا تھا اب ایک آبدوز شکن راکٹ قلیم دی تیار کیا ہے جو خود بخود اپنے نشانہ پر جا لگے گا۔ یہ راکٹ خشکی اور پانی میں یکساں کام دے گا۔

— بغداد ۲ جنوری۔ عراق نے گندھک نکالنے کے لئے ایک غیر ملکی کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے۔ عراق میں گندھک کے وسیع ذخائر ہیں۔ لیکن اب تک انہیں نکالنے کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔

یہودیوں کے جارحانہ حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اردن کو مالی اقتصادی اور فوجی امداد دی جائے

عرب ملکوں سے عراق کی اپیل

بغداد ۲ جنوری۔ عراق نے تمام عرب ملکوں سے اپیل کی ہے کہ یہودیوں کے جارحانہ حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اردن کو مالی اقتصادی اور فوجی امداد دی جائے۔ عراق کے وزیر تعلیم ڈاکٹر القصاب نے بغداد ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شمالی افریقہ کے مغلوب ملکوں میں آزادی کا جو دور شروع ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر بھی یہ امداد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصر اس سلسلہ میں پہلے ہی اردن کو امداد دے رہا ہے۔ اب دوسرے ملکوں کو بھی مصر کی پیروی کرنی چاہیئے۔

— کیپ ٹاؤن ۲ جنوری۔ جنوبی افریقہ کے وزیراعظم ڈاکٹر ملان نے کہا ہے۔ کہ میں اپنی ۸۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر نیشنلسٹ پارٹی سے علیحدہ ہو جاؤنگا۔ اس سال ۲۲ مئی کو ان کی سالگرہ ہے۔

بنیادی اصولوں کی بقیہ دفعات

اپریل تک مکمل ہو جائینگی (وزیر قانون)

نئی دہلی ۲ جنوری۔ پاکستان کے وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے پالم کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان کے دستور کے سلسلہ میں بنیادی اصولوں کی بقیہ دفعات اپریل تک مکمل ہو جائیں گی آپ نے امید ظاہر کی کہ ہمارا دستور سال رواں کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ وزیر خزانہ چوہدری محمد علی بھی کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے پالم کے ہوائی اڈے سے گزرے۔ انہوں نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے ذمہ ہندوستان کا جو روپیہ ہے۔ وہ اسے ادا کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ہندوستان کے ذمہ پاکستان کا جو روپیہ ہے ہندوستان اسے ادا کرنے کے لئے رضامند ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ تقسیم کے وقت سے ہندوستان کے ذمہ جو قرضہ چلا آتا ہے۔ وہ اسے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی ادائیگی پر دونوں حکومتوں میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ آپ نے کہا کہ سڈنی میں دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اسکے دوران میں میں ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ سے ان رقوم کے بارہ میں تبادلہ خیالات کروں گا۔ جو ایک ملک کے ذمہ دوسرے ملک کی واجب ہیں۔

سوڈان کی نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی نئی کابینہ بنانے میں کامیاب ہو گئی

خرطوم ۲ جنوری۔ سوڈان کی نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی کے رہنما اسمٰعیل الازہری نے سوڈان کی نئی کابینہ بنالی ہے۔ نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی کو سوڈان کی نئی اسمبلی میں قطعی اکثریت حاصل ہے۔ اسمٰعیل الازہری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میری حکومت معاشرتی اصلاح کا پروگرام تیار کرے گی۔ اس کی یہ کوشش ہوگی کہ ملک کا تمام انتظام ملکی ہاتھوں میں رہے اور سوڈان میں متعین تمام غیر ملکی فوجیں واپس چلی جائیں۔ نیشنلسٹ یونینسٹ پارٹی وادی نیل کی حامی ہے۔

لیبیا نے فرانس کی پیشکش نامنظور کر دی

طرابلس ۲ جنوری لیبیا نے ہوائی اڈوں اور فوجی مرکزوں کے بدلے فرانس کی مالی مدد کی پیشکش نامنظور کر دی ہے۔ فرانس فیض اور طرابلس کے علاقوں میں اپنے ہوائی اڈے اور فوجی مرکز تعمیر کرنا چاہتا تھا۔

برطانیہ اور برما میں دفاعی معاہدہ کی بات چیت

لنڈن ۲ جنوری۔ برطانیہ کے محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ برطانیہ اور برما میں نئے دفاعی معاہدہ کی بات چیت کی جا رہی ہے۔ موجودہ دفاعی معاہدہ اگلے ہفتہ ختم ہو جائے گا۔

نزاعی امور کا تصفیہ ہوئے بغیر جنگ نہ کرنے کا سمجھوتہ بے معنی ہے

ڈمڈم کے ہوائی اڈے پر وزیراعظم پاکستان کا اعلان

کلکتہ ۲ جنوری۔ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر محمد علی نے کل کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے ڈم ڈم کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ جب تک ہندوستان اور پاکستان کے تمام نزاعی امور کا تصفیہ نہ ہو جائے اس وقت تک دونوں ملکوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کا سمجھوتہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مسٹر محمد علی نے کہا دونوں ملکوں کے عوام جنگ بند کرنے کے معاہدہ سے اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک دونوں ملکوں کے تمام اختلافات دور نہ ہو جائیں۔ ڈھاکہ پہنچنے پر وزیراعظم نے کہا کہ حکومت کی طرف سے مشرقی بنگال کے انتخابات میں کوئی مداخلت نہ کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نئی کابینہ بننے تک محض نگران حکومت کا کام کرے گی موجودہ صوبائی حکومت آئیندہ پروگرام کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کرے گی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ سندھ اور پنجاب کی مسلم لیگوں کو توڑنے کا معاملہ مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

— سائیگاؤں ۲ جنوری۔ ہند چینی میں فرانس کی اعلےٰ کمان نے اعلان کیا ہے کہ کمیونسٹ فوجوں نے لاؤس کے دار الحکومت سے ۲۷ میل شمال میں فرانسیسی مورچوں پر زبردست حملے کئے۔ لیکن فرانسیسی دستوں نے ان سب حملوں کو پسپا کر دیا

لنکا شائر پاکستانی روئی زیادہ مقدار میں خریدے گا

برطانوی وزیر خزانہ کا بیان

کراچی ۲ جنوری برطانوی وزیر خزانہ مسٹر بٹلر آج کراچی سے سنگاپور روانہ ہو گئے۔ سنگاپور سے آپ دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے سڈنی روانہ ہو جائینگے۔ روانگی سے پہلے آپ نے اخبار نویسوں کو اشارۃً بتلایا کہ لنکا شائر پاکستانی روئی زیادہ مقدار میں خریدنے پر آمادہ ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے اپنے قیام کراچی میں حکومت کے افسران سے جن امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ان میں یہ امر بھی شامل تھا۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ان کا کراچی میں قیام بہت مختصر رہا۔

امن کی خواہش کو باتوں سے نہیں بلکہ عمل سے جامہ پہنانا چاہیئے

واشنگٹن ۲ جنوری۔ واشنگٹن میں امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے روسی وزیراعظم مسٹر مالنکوف کے سال نو کے پیغام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ روس نے امن کی جو خواہش ظاہر کی ہے اسے باتوں سے نہیں بلکہ عمل سے قائم کرنا چاہیئے۔ مسٹر مالنکوف نے اپنے پیغام میں کہا تھا کہ امریکہ اور روس کے درمیان دوستی قائم کرنے میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ جرمنی میں ہونے والی چار طاقتوں کی کانفرنس میں معلوم ہو جائے گا کہ آیا روس کی امن کی خواہش حقیقت پر مبنی ہے؟ اس نے یہ بھی کہا کہ اس کانفرنس میں جرمنی کو متحد کرنے اور آسٹریا کو آزاد کرنے کا مسئلہ بھی در پیش ہوگا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

خان لیاقت علی خان کے قت

ہمارے د مبا

آنریبل مسٹر محمد

سال ذ کے پہلے

نشری تقریر

کی پہلو

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۳ صلح ۱۳۳۲ھش

اجتماعی ذکر الٰہی

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں شمولیت کرنے والے احباب نے یقیناً ان برکات سے حصہ پایا ہے۔ جو اس بے نظیر دینی اجتماع کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انہیں اپنے پیارے امام کی دلآویز تقریریں سننے اور زیارت کا موقعہ میسر ہوا۔ علمائے سلسلہ کی مخلصانہ تقریریں ان کے کانوں کی ضیافت کا باعث ہوئیں انہیں اجتماعی دعاؤں اور نمازوں میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا ہے انہیں ایک ایسے عظیم الشان ذکر الٰہی کے اجتماع میں شمولیت کا موقعہ ملا جو ہمارے سوا اور کسی کو میسر نہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"انفرادی طور پر اللہ تعالےٰ سے محبت کرنے اور اسکے ذکر بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں۔ مگر اتنی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں محض اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اور اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔

حضور نے فرمایا۔

"یہ سمجھنا تو پاگلوں والی بات ہے، کہ باقی سب کے سب اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے محروم ہیں۔ اور ہم میں سے سب کو وہ حاصل ہیں ہر جگہ انفرادی طور پر ایسی روحیں موجود ہوتی ہیں جو اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتی اور اس کے نام کو بلند کرنے کی متمنی ہوتی ہیں اور الٰہی جماعتوں میں سست بھی ہوتے ہیں۔ لیکن الٰہی جماعتوں کو جو خصوصیت دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے۔ وہ یہی ہوتی ہے کہ اکثریت اللہ تعالےٰ کی محبت میں محو ہوتی ہے۔ اور اسکے ذکر میں مشغول ہوتی ہے"

ہم نے "المصلح" کی ایک قریبی گزشتہ اشاعت میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں یا دوسرے لفظوں میں ذکر الٰہی کی تاثیر کے فرق کو واضح کیا ہے۔ انفرادی دعاؤں میں بھی بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا تھا اجتماعی دعائیں انفرادی دعاؤں سے تاثیر کے لحاظ سے اتنی زیادہ ہوتی ہیں۔ کہ اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ ان کی اکثریت جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے اللہ تعالےٰ کی محبت میں محو اور اسکے ذکر میں مشغول ہوتی ہے۔ حضور کا اس سے یہی مطلب ہے کہ الٰہی جماعتوں کی اکثریت ایسے مواقع پر جیسا کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہے اجتماعی طور پر ذکر الٰہی کرتی ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کو زمین پر زیادہ سے زیادہ کھینچتی ہے۔

مگر جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی افتتاحی تقریر کے آغاز میں فرمایا ہے۔

"بہت سے لوگ ان برکات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی خاطر منعقد ہونے والی مجالس میں اس کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ان مجالس میں شامل ہو کر بھی ان کی برکات اور فوائد سے محروم رہتے ہیں"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اجتماعی ذکر سے بھی انہی لوگوں کو برکات اور فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو بالارادہ ان برکات اور فوائد کے پیش نظر ان مجالس میں حصہ لیتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ جلسہ سالانہ میں ان اجتماعی برکات اور فوائد کے حصول کی خاطر تشریف لاتے ہیں اور اپنا تمام وقت ذکر الٰہی کے سننے یا کرنے میں گزارتے ہیں اور جو کارروائیاں جلسہ کے پروگرام کے مطابق ہوتی ہیں۔ ان میں پورا پورا حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کارروائیوں کے نتائج کے مطابق اپنی آئندہ زندگیاں ڈھالنے کا پختہ ارادہ لے کر گھروں کو مراجعت کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنی زندگی کے کاروبار میں استعمال کرتے ہیں۔ درحقیقت وہی لوگ ہیں جو ان برکات سے بہرہ یاب ہوتے ہیں جو ایسے مقدس اجتماع کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ورنہ جو لوگ ان برکات اور دینی فوائد کے حصول کی غرض سے جلسہ میں نہیں آتے۔ بلکہ ان کی اغراض محض دنیاوی ہوتی ہیں۔ جو ان کارروائیوں میں شوق سے شمولیت نہیں کرتے جو پروگرام میں شامل ہیں۔ اور اپنا وقت دوسرے کاموں میں صرف کرتے رہتے ہیں۔ ان کو برکات سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ وہ جیسے آتے ہیں ویسے ہی خالی ہاتھ واپس جاتے ہیں بلکہ پہلے سے بھی کچھ نقصان کے ساتھ واپس جاتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر ۱۹۵۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل جناب ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جو حسب ذیل آٹھ قطعات پر مشتمل تھا:

(۱) قرض

قرض سے دُور رہو قرض بڑی آفت ہے،
قرض لیکر جو اکڑتا ہے وہ بے غیرت ہے،
اپنے محسن پہ ستم اس سے بڑا کیا ہوگا
قرض لیکر جو نہ دے سخت ہی بدفطرت ہے،

(۲) دیانت

فاقوں مر جائے پہ جلنے نہ دیانت تیری
دُور و نزدیک ہو مشہور امانت تیری
جان بھی دینی پڑے گر تو نہ ہو اس سے دریغ
کسی حالت میں نہ جھوٹی ہو ضمانت تیری

(۳) حرام مال

غضب خدا کا کہ مالِ حرام کھاتا ہے
نہیں ہے حرص کی حد صبح و شام کھاتا ہے،
نماز چھوٹے تو چھٹ جائے کچھ نہیں پروا
مگر حرام کی روٹی مدام کھاتا ہے

(۴) اہل و عیال پر ظلم

حرام مال پہ تو جان و دل سے مرتا ہے
وہ جس طرح سے بھی ہاتھ آئے کر گزرتا ہے
یہ کیسا پیار ہے اہلِ و عیال سے تیرا
شکم غریبوں کا انگاروں سے جو بھرتا ہے

(۵) مال سے محبت اور مال دینے والے سے بے رغبتی

وقف ہے جان بہر مال و سیم و زر
مال دینے والے سے ہے بے خبر
ایسے اندھے کا کریں ہم کیا علاج
مغز سے غافل ہے چھلکے پر نظر

(۶) وقف زندگی

وقف کرنا جاں کا ہے کسبِ کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال
چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر
آج دنیا کی نظر میں ہیں ہلال

(۷) کمال تدریجاً حاصل ہوتا ہے

دھیرے دھیرے ہوتا ہے کسبِ کمال
بو بکر کو بننا پڑتا ہے بلال
شمس پہلے دن سے کہلاتا ہے شمس
بدر ہوتا ہے مگر پہلے ہلال

(۸) الفت کے راز

آکہ پھر ظاہر کریں الفت کے راز
یار میں ہو جائیں گم عمرت دراز
میرے پیچھے پیچھے چلتا آکہ میں
بندہ محمود ہوں اور تُو ایاز

خوشخبری

احمدیہ تجار ڈائرکٹری چھپ کر آچکی ہے۔ کتابی سائز ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں تاجر احباب کے اسماء علاقہ وار ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں شعبہ وار۔ امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے تاجر احباب کی کتابیں ایک روپیہ فی کتاب ادا کر کے نظارت امور عامہ کے دفتر سے منگوا لیں:

قائمقام ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

زکواۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے:

جماعت احمدیہ کے تریسٹھویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بزرگانِ سلسلہ اور علماء کرام کی تقاریر

اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۵۳ بمقام ربوہ

پہلا اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر و اجتماعی دعا کے بعد پہلا اجلاس مکرم جناب چودھری نعمت اللہ خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج کی صدارت میں شروع ہوا۔ آغاز کار جناب ثاقب صاحب زیروی نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر "ذکرِ حبیب" کے پیارے عنوان پر حضرت ڈاکٹر مفتی محمدؐ صادق صاحب سابق مبلغ امریکہ و انگلستان کی تھی۔ چونکہ حضرت مفتی صاحب علالت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں خود تشریف نہ لاسکے تھے۔ اس لئے آپ کا تحریر کردہ مضمون مکرم جناب نورالدین صاحب منیر نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے پڑھ کر سنایا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ سے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات پر مشتمل تھا۔ جہاں یہ واقعات اپنے خدام کے ساتھ حضور علیہ السلام کی بے مثال محبت و شفقت مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی تڑپ اور قبولیتِ دعا کے عظیم الشان نشانوں کے آئینہ دار تھے وہاں ان میں ترک دنیا۔ محاسبۂ نفس۔ نماز کی پابندی اور مخالفت کے وقت استقامت دکھانے کے متعلق حضور علیہ السلام کی زندگی بخش تعلیم نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کی گئی تھی۔ حضرت مفتی صاحب کی یہ روح پرور تقریر المصلح میں تفصیل کے ساتھ شائع کی جائیگی۔

جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کے حالات

حضرت ڈاکٹر مفتی محمدؐ صادق صاحب کی تقریر کے بعد رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم جناب سید شاہ محمدؐ صاحب نے جماعت انڈونیشیا کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ آپ وہاں مسلسل اٹھارہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ نے انڈونیشیا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے تحت احمدیہ دار التبلیغ کے قیام اس کی ابتدائی تاریخ اور پھر بتدریج تبلیغ کی وسعت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ خاص کا نتیجہ ہے کہ آج انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں بفضلہ تعالیٰ جماعت کے گیارہ مبلغ پیغام حق پہنچانے میں مصروف ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ انڈونیشیا کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ فخر بھی حاصل ہے۔ کہ اس کا ایک فرزند یورپ میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہا ہے۔

آپ نے کہا۔ انڈونیشیا وہ ملک ہے جس پر اہلِ ہالینڈ نے صدیوں حکومت کی ہے۔ لیکن آج احمدیت کی بدولت ہم یہ عظیم الشان تغیر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ انڈونیشیا کا ایک احمدی باشندہ خود ہالینڈ پہنچ کر وہاں کے باشندوں کو آسمانی بادشاہت کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ اور انہیں بتا رہا ہے کہ اے انڈونیشیا پر اپنی حکومت کا سکہ جمانے والو! تم خود غیر اللہ کی غلامی میں جکڑے ہوئے ہو۔ آؤ خدا کے پیارے مسیح کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے آپ کو آسمانی بادشاہت میں داخل کرو۔ یہ ایک عظیم الشان تغیر ہے۔ جو احمدیت کی بدولت رونما ہے۔ آپ کا اشارہ مکرم جناب مولوی ابوبکر ایوب صاحب کی طرف تھا۔ جو انڈونیشیا کے رہنے والے ہیں۔ اور جو حضور ایدہ اللہ کے حکم سے گذشتہ کئی سال سے ہالینڈ میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔

دورانِ تقریر میں مکرم شاہ صاحب موصوف نے اس امر کا بھی انکشاف کیا۔ کہ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کا ایک نسخہ جو حال ہی میں جماعت احمدیہ نے ہالینڈ کے دار الحکومت ہیگ سے شائع کیا ہے۔ انڈونیشیا کے صدر مملکت ڈاکٹر سوئیکارنو کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ آپ نے جاکرتا سے موصول شدہ اخباروں کے بعض تازہ تراشے بھی دکھائے۔ اس میں یہ فوٹو نہایت نمایاں طور پر شائع کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے ایک مبلغ مکرم جناب مولوی عبد الواحد صاحب صدر سوئیکارنو کو قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کا نسخہ پیش کر رہے ہیں۔ اور صدر مملکت نہایت عزت و احترام کے ساتھ آگے بڑھ کر یہ نعمتِ عظمیٰ اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے انڈونیشیا میں تبلیغی جدوجہد کو چار مختلف زمانوں میں تقسیم کر کے ہر دور کے مخصوص حالات اور مشکلات واضح کرتے ہوئے احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ وہ چار زمانے یہ تھے۔

(۱) گذشتہ جنگ عظیم سے قبل کا زمانہ۔ (۲) جاپانی حملہ آوروں کی آمد اور ان کا دورِ تسلط۔ (۳) جنگ کے اختتام پر اہلِ ہالینڈ کی مراجعت اور دوبارہ قبضہ (۴) اہلِ انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی میں کامیابی یعنی موجودہ دور۔ آپ نے بتایا کہ ظاہر ہے۔ کہ درمیان کے دو زمانے انقلابی نوعیت کے تھے۔ ان میں جلدی جلدی انقلابات رونما ہو رہے تھے۔ اور ہر نیا حملہ آور اپنے قبضہ کو برقرار رکھنے کے لئے تشدد استعمال کر رہا تھا۔ لیکن یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ انتہائی نامساعد حالات میں بھی تبلیغ و اشاعت کا کام جاری رہا۔ اور جماعت برابر ترقی کرتی چلی گئی۔ جاپانیوں کے زمانہ میں تو بہت سے احمدیوں کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ اور جماعت کے بعض مبلغین کو (جن میں خود مکرم سید شاہ محمدؐ صاحب بھی شامل تھے) جیل میں ڈال دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے پیہم نشانات دکھا کر اور رویا و کشوف کے ذریعہ بشارات دے کر احباب جماعت کے دلوں کو ڈھارس دی۔ اور انہیں کسی حال میں بھی مایوس نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ خدا کی بشارتوں کے عین مطابق مشکلات کے بادل پھٹتے چلے گئے۔ اور نہ صرف یہ کہ تمام دوست بری ہوئے۔ بلکہ خود جاپانیوں کا اقتدار بھی وہاں سے ختم ہو گیا۔ اس ضمن میں مکرم شاہ صاحب موصوف نے قبولیتِ دعا اور تائید و نصرتِ الٰہی کے ایسے ایسے ایمان افروز واقعات سنائے۔ کہ سامعین مالکِ حقیقی کی ستائش اور اظہارِ تشکر کے طور پر آبدیدہ ہو گئے۔

انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں کے احمدی احباب نے حصول آزادی کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور وہ وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ کہ ان کے دوسرے ہموطن اور وہاں کی حکومت آج کے دم تک جماعت کی خدمات کی معترف ہے۔

آخر میں آپ نے اس امر پر اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر ادا کیا۔ کہ اس نے اپنے فضل سے انڈونیشیا میں ایک ایسی جماعت عطا فرمائی ہے۔ کہ جو اخلاص اور عقیدت میں کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ آپ نے کہا۔ وہاں بفضلہ تعالےٰ ایسے ایسے دوست موجود ہیں۔ کہ مرکزِ سلسلہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے جن کی وابستگی عشق کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ ان میں سے اکثر ہر آن اس موقع کے انتظار میں ہیں۔ کہ وہ بھی مرکزِ سلسلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شرف یاب ہوں۔ چنانچہ اس وقت بھی مرکز میں انڈونیشیا کے چار نوجوان دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دو اور نوجوان ہیں۔ جو وہاں ربوہ آنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ آپ نے جماعت کی تربیت و اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ انڈونیشیا میں بفضلہ مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ احمدی بچیوں کی تربیت کے لئے ناصرات الاحمدیہ کے نام سے ایک علیحدہ تنظیم قائم کی گئی ہے۔ جس کے تحت بڑی عمر کی بچیوں کو قرآن مجید اور دیگر دینی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اور عام دینی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ نے وہاں کی احمدی بہنوں کے اخلاص کو بھی بے حد سراہا۔ اور بتایا کہ انڈونیشیا کی احمدی بہنیں دینی کاموں میں بہت پیش پیش ہیں۔ اور بالخصوص نمازوں اور دیگر دینی مجالس میں بکثرت شریک ہوتی ہیں۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کی۔ کہ اللہ تعالےٰ انڈونیشیا میں احمدیت کی تبلیغ کو اور وسیع کرے۔ اور وہاں کے احمدی احباب کو اخلاص و عقیدت میں مزید ترقیات سے نوازے۔ آپ نے احبابِ جماعت تک سنگاپور ملایا اور سیلون کی جماعتوں کی طرف سے سلام اور درخواستِ دعا پہنچائی۔ کیونکہ آپ ان جماعتوں میں قیام کرتے ہوئے پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔

محبت الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

مکرم شاہ محمدؐ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پراونشل امیر جماعت نے اپنی تقریر میں محبت الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت شرح و بسط کے ساتھ ثابت کیا۔ کہ اگر حضور علیہ السلام کی جملہ تصانیف (جن کی تعداد اسّی کے قریب ہے) کا نچوڑ نکالا جائے۔ تو اسے صرف دو لفظوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ دو الفاظ ہیں **محبت الٰہی** دورانِ تقریر میں آپ نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تحریرات سے یہ واضح کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محبت الٰہی کے کس اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے۔ اس کے بعد آپ نے محبت الٰہی کے ضمن میں حضور علیہ السلام کی تحریرات سے ہی حسب ذیل امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ (۱) محبت الٰہی کے معنے (۲) نجات محبت الٰہی پر موقوف ہے۔ (۳) محبت الٰہی کا بیج ہر انسان میں موجود ہوتا ہے۔ اور اس کی نشو و نما ہی تمام انسانی قوتوں کا مقصود ہے۔ (۴) محبت الٰہی کو ترقی اور نشو و نما دینے کا طریق (۵) محبت الٰہی کے منازل اور ان کی کیفیات۔

اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ محبت الٰہی کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ جب انسان تدبیر و مجاہدہ دعا اور صحبتِ صالحین کی مدد سے پاک زندگی اختیار کر لیتا ہے۔

تو اسے خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ اور معرفت کے حاصل ہوتے ہی محبت الٰہی کی مخفی قوت ابھرنی شروع ہو جاتی ہے جو مختلف مدارج میں سے گذر کر انسان کو ایسے مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ کہ وہ اس درجہ گداز ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا۔ وہ عشق کی آگ میں پگھل پگھل کر خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور اسی فنا کے بعد ہی اللہ تعالیٰ اسے ظلی طور پر حیات جاودانی عطا فرماتا ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا۔ کہ علیحدہ جماعت بنانے سے حضور علیہ السلام کی غرض یہی تھی۔ کہ تا اس جماعت کے ذریعہ دنیا میں محبت الٰہی توبہ نصوح پاکیزگی۔ امن و صلاحیت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی پھیلے اور اس پاک گروہ کے ذریعہ دنیا میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کو اس خوبی سے ترتیب وار پیش فرمایا۔ کہ محبت الٰہی کے ضمن میں مذکورہ بالا تمام امور خود بخود واضح ہوتے چلے گئے۔

مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب کی تقریر کے بعد ۲۶ ردسمبر ۱۹۵۳ء کا پہلا اجلاس پونے بارہ بجے دوپہر کے قریب نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست کر دیا گیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب وکیل صوبائی امیر پنجاب شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب آف بورنیو نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔

سب سے پہلے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور مبسوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔ کہ آیات قرآنیہ کے نسخ کا عقیدہ سراسر باطل ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کیں۔ جن میں واضح اور کھلے الفاظ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ اس کا کوئی حکم باطل نہیں۔ اور اس کے احکام میں کوئی اختلاف اور تضاد یا کجی موجود نہیں ہے۔ اگر نسخ کا عقیدہ صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ دعوے نعوذ باللہ غلط ثابت ہوں گے۔ کیونکہ عقیدہ نسخ بذات خود اختلاف تضاد اور کجی پر دلالت کرتا ہے۔

فاضل مقرر نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے اس عقیدہ کی تردید کرنے کے بعد بتایا۔ کہ کس طرح مسلمانوں کے متعدد علماء نے ۵۰۰ سے ۵ تک آیات قرآنیہ کو منسوخ قرار دیا۔ مجددین و محدثین امت نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے۔ کہ کسی طرح کم سے کم آیات کو منسوخ قرار دیا جائے۔ مگر تمام کوششوں کے باوجود پانچ آیات پھر بھی ایسی رہ گئیں۔ جنہیں منسوخ قرار دیا گیا۔ بالآخر وہ وقت آگیا۔ جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد اعظم کی حیثیت سے مبعوث ہوئے۔ آپ نے ان پانچ آیات کی بھی نہایت لطیف اور پُر معارف تفسیر پیش کر کے ثابت کر دیا۔ کہ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت تو کجا اس کا ایک لفظ یا شعشہ بھی تا قیامت منسوخ نہیں ہو سکتا۔

مکرم مولوی صاحب نے ان آیات میں سے ہر ایک کے متعلق حضرت اقدس کی بیان فرمودہ تفسیر پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اب آہستہ آہستہ تمام مسلمان اس باطل عقیدہ کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔

تقریر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کی تقریر کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت نے تربیت کے لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اولاً قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ثابت کیا۔ کہ جماعت کے قیام کا واحد مقصد دنیا میں قرآن پاک کی تعلیم کو قائم کر کے اسلام کو از سر نو زندہ کرنا ہے۔

اس کے بعد آپ نے احمدیت کے اس مقصد کو تفصیلی طور پر پیش کرتے ہوئے اسلام کے مختلف اہم احکامات پر کاربند ہونے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ چنانچہ آپ نے توحید الٰہی نماز۔ متابعت نبویؐ۔ لغو کاموں سے اجتناب کرنے۔ رذائل کی زندگی کو ترک کرنے اور اولاد کو اسلامی اخلاق پر کاربند کرنے کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا۔ اور اس سلسلے میں قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعدد حوالہ جات پیش کئے۔

تقریر مکرم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں" آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں ثابت کیا۔ کہ قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ پیشگوئیاں اس امر پر متفق ہیں۔ کہ اسلام پر ایسا دور ضرور آنے والا تھا۔ جبکہ اسلام کا محض نام دنیا میں رہ جائیگا۔ مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم پر کاربند نہ رہیں گے۔ لیکن ان پیشگوئیوں کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بشارتیں بھی مسلمانوں کو دے دی تھیں۔ کہ اسلام چونکہ دنیا کا آخری اور کامل ترین مذہب ہے۔ اس لئے میں خود اس کی حفاظت کروں گا۔ اور جب ایسا دور آئے گا۔ جبکہ اسلام نہایت کمزوری کی حالت میں ہوگا۔ تو میں اس کمزوری کو ترقی کی حالت میں بدلنے کا انتظام بھی کروں گا۔ مکرم مولوی صاحب نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ ہم جس دور میں سے گذر رہے ہیں۔ وہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ ہر مکتب فکر کے مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس دور میں اسلام اور امت اسلامیہ پر انتہائی کمزوری کی حالت طاری و ساری ہو چکی ہے۔ یہ کمزوری خود اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کے دوبارہ احیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے۔ چنانچہ وہ پورے بھی ہو رہے ہیں۔

فاضل مقرر نے اسی ضمن میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کامیاب مساعی کا بھی ذکر کیا۔ جو آپ نے اسلام کے دفاع کے لئے دشمنان اسلام کے مقابلہ میں کی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام کی کمزوری اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ آپ نے اسلام کی برتری ثابت کی۔ آپ نے دعاؤں آسمانی برکات اور پیشگوئیوں کے میدان میں دشمنان اسلام کو للکارا۔ اور دعویٰ کیا کہ کوئی اسلام کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اور اپنی ہر قابلیت اور استعداد

تحریک جدید کے وعدوں کے لینے اور وصولی کرنے میں ہر احمدی مرد ہر سکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے

اگر ہم نے تبلیغ کے اخراجات کو نہ بڑھایا۔ تو موجودہ دو سو مبلغ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اگر ان مبلغین کے لئے سامان نہ بہم پہنچائے گئے۔ تو ظاہر ہے کہ موجودہ حالت میں تو ہم ان کو خوراک بھی مہیا نہیں کر سکتے۔ پس چاہیئے۔ کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

ہر احمدی مرد۔ ہر سکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے وعدے لے۔ اور ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔ تا دور اول سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر جائے۔

چاہیئے کہ عہدہ داران یا وعدہ کرانے والے احباب حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ ذیل ارشادات کو احباب تک پہنچا کر وعدہ لیں۔

(۱) "جنہوں نے پہلے سالوں میں بہت زیادہ قربانی کی۔ میری تجویز یہ ہے۔ کہ وہ اپنے معیار قربانی کو گرا دیں۔ مگر یکدم گرانے سے چونکہ بجٹ کو نقصان ہوگا۔ اس لئے وہ یکدم نہ گرائیں۔ بلکہ ہر سال دس دس فی صدی کمی کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ چندہ ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو جائے۔"

(۲) "میرے نزدیک موجودہ آمدنیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا پچاس فی صدی دے دیتا ہے۔ تو یہ ایک اچھی قربانی ہے"

(۳) "پس اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے۔ مثلاً اس کی آمد سو روپیہ ماہوار ہے۔ تو وہ پچاس روپیہ وعدہ لکھوا دے۔ تو سمجھا جائیگا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو ہی بطور وعدہ لکھوا دے۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ اس نے "تکلیف اٹھا کر" قربانی کی ہے۔"

پس اس کے مطابق وہ احباب جو انتہائی قسم کی قربانی کرنے والے ہیں۔ یعنی جنہوں نے پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمد محدود عرصہ کی وجہ سے لکھوا دی تھی۔ وہ آئندہ ہر سال دس دس فی صدی کمی کرتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر اپنا معیار قربانی کر لیں۔ اور یہ بھی ایک "تکلیف اٹھا کر دینے" کا بلند تر معیار ہوگا۔

ساتھ ہی وہ جو عام حالات میں دیتے آ رہے ہیں۔ اور ان کا موجودہ معیار قربانی ان کی ایک ماہ کی آمد کے نصف حصہ سے کم ہے۔ وہ اضافہ کرتے ہوئے اپنا معیار ایک ماہ کی آمد کے پچاس فی صدی تک کرنے کی کوشش کریں۔ تا تحریک جدید کے بجٹ کو نقصان نہ پہنچے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان ضروری متعلق بقایا داران ہوسٹل جامعہ احمدیہ

"ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے سابقہ بقایا داران کو چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض کی طرف سے جواب موصول ہوئے ہیں۔ اور بعض دوستوں کی طرف سے جواب تک بھی موصول نہیں ہوئے۔ اور بعض صرف ایک آدھ قسط ادا فرما کر پھر لاپرواہی سے کام لے رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر وہ باقاعدہ ہونے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ اور نا دہندہ اصحاب جواب دینے کی زحمت فرما دیں ورنہ ان کے نام معہ

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت اسی وقت محسوس ہوئی جب مولانا اختر علی خاں کی قیادت میں جلوس نے بدنظمی کا مظاہرہ کیا

تحقیقاتی عدالت میں میاں انور علی کا بیان

نوٹ:۔ میاں انور علی کا مندرجہ ذیل بیان غلطی سے شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ جسے اب شائع کیا جا رہا ہے

سوال جی او سی نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے۔ کہ "اگرچہ گورنمنٹ پنجاب نے ۵ / مارچ ۱۹۵۳ء کو کابینہ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ پولیس سخت کاروائی کرے اور فسادات فرو کرنے کے لئے جتنی بھی طاقت استعمال کرنا پڑے کرے۔ تاہم عملاً پولیس ایسا کرنے میں ناکام رہی"۔ کیا یہ درست ہے؟ جواب۔ میں اس تبصرہ کو صحیح نہیں سمجھتا۔ ہم طاقت استعمال کرنے میں کامیاب تھے۔ اور پانچ تاریخ کی سہ پہر تک ہم تمام بدامنی دور کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ سوال۔ کیا پولیس نے ۵ / تاریخ کو فوج سے کہا کہ وہ ان کے ساتھ گشت کرے؟ جواب۔ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کا جواب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس سپرنٹنڈنٹ کو دینا چاہئے۔ جی او سی نے مجھ سے کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ کہ پولیس نے فوج کو اپنے ساتھ چلنے کو نہیں کہا تھا۔ سوال۔ جلوس ۲۸ فروری سے نکلنے شروع ہو گئے تھے۔ اور دفعہ ۱۴۴ دو مارچ تک نہیں لگائی گئی تھی۔ آپ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت کاروائی کرنے کی تجویز پہلے کیوں نہ پیش کی؟ جواب۔ راست اقدام کی دھمکی لاہور کے لئے نہیں بلکہ کراچی کے متعلق تھی۔ اس لئے بغیر کسی وجہ سے ایسا اقدام قبل از وقت اور غلط ہوتا۔ جو جلوس ۲۸ / اور یکم مارچ کو نکلے وہ پرامن تھے۔ انہوں نے کوئی تشدد نہیں کیا۔ یکم مارچ کو دکانیں کھلی تھیں۔ اور دوسرے کام بھی معمول کے مطابق ہو رہے تھے۔ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت ۲ / مارچ کو محسوس ہوئی۔ جب مولانا اختر علی خاں کی قیادت میں ایک جلوس نے غیر منظم طریقہ پر مظاہرہ کیا۔ میاں انور علی نے عدالت کو بتایا کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کے سوال پر سب سے پہلے ۲ / مارچ کے جلوس کو منتشر کرنے کے بعد فوراً غور کیا گیا تھا انہوں نے کہا فیصلہ اسی وقت اور وہیں کر لیا گیا تھا۔ سوال۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ دو مارچ سے پہلے کسی کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت کاروائی کرنے کا خیال نہیں آیا تھا؟ جواب۔ ہمارے ذہن میں ایسا طریقہ تھا۔ مگر ہم اسے ۲ / مارچ سے پہلے ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ سوال۔ اندرون شہر میں دفعہ ۱۴۴ کیوں نہ لگائی گئی؟ جواب۔ یہ مسلمہ اصول ہے کہ کوئی ایسا حکم جاری نہ کیا جائے۔ جس پر پوری طرح سے عمل نہ ہو سکتا ہو۔ اندرون شہر میں کسی ایسے حکم پر جس سے پانچ سے زیادہ افراد کا اجتماع یا جلسے ممنوع ہوں۔ پوری طرح عمل نہیں ہو سکتا میاں انور علی نے کہا ۱۹۳۵ء میں تحریک شہید گنج کے دوران میں جب میں اے ایس پی تھا۔ اندرون شہر میں پولیس پر پتھراؤ کیا گیا تھا۔ اور وہ محصور ہو گئی تھی۔ اس کے بعد انسپکٹر جنرل پولیس نے حکم دیا تھا۔ کہ ہم اندرون شہر میں کبھی کسی جلوس کو روکنے یا اس سے نپٹنے کی کوشش نہ کریں۔ سوال۔ اس وقت انسپکٹر جنرل کون تھا؟ جواب۔ سر جان ایورٹ۔ سوال۔ اگر آپ شہر کے متعلق کوئی حکم ضروری سمجھیں۔ مگر اس پر عمل درآمد نہ کرا سکتے ہوں تو کیا اس سے نظم و نسق فوج کے حوالے کرنے کی تائید نہیں ہوتی؟ جواب۔ فوج کو بھی دقتیں ہوں گی۔ سوال۔ کیا ہم اس سے یہ سمجھیں کہ جہاں تک اندرون شہر کا تعلق ہے ایسی حالت میں پولیس اور فوج دونوں بے بس ہیں؟ جواب۔ اگر ایسا حکم ضروری ہو۔ اسے سارے شہر میں نہیں بلکہ شہر کے ایک حصے میں یا خاص حصوں میں لگانا چاہئے۔ اس طرح عمل کرانے کی دقتیں نسبتاً کم ہو جائیں گی۔ سوال۔ مارشل لاء کے دوران میں فوج نے شہر کو کیسے سنبھالا؟ جواب۔ فوج اس لئے حالات کو سنبھال سکی کہ ان کے پاس کثرت سے فوجی ہیں۔ جو زیادہ فائرنگ کر سکتے ہیں۔ اور جو پولیس کی طرح اپنے فائرنگ کرنے کے جواب دہ نہیں ہوتے۔ سوال۔ جب جلوس نکلنے شروع ہو گئے تھے۔ تو کیا آپ کو محسوس نہیں ہوا تھا۔ کہ یہی حالت رہی تو یہ تشدد پر اتر آئیں گے؟ جواب۔ متعلقہ حکام کی رائے تھی کہ ایسی حالت اگرچہ غیر ممکن نہیں ہے تاہم کچھ عرصہ تک پیدا نہیں ہو گی۔ سوال۔ آپ نے جلوس شروع ہی سے کیوں ممنوع قرار نہ دیئے۔ جواب۔ جلوسوں کے امتناع کا کام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذمہ ہے۔ ہم ہر روز ملا کرتے تھے اور صورت حال پر غور کیا کرتے تھے۔ کسی افسر کا بھی خیال نہیں تھا۔ کہ ایسا اقدام ضروری ہے۔ لاہور میں جلوس عموماً نکلتے رہتے ہیں اور حکومت ان جلوسوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیا کرتی۔

سوال۔ اگر جلوس شروع سے ممنوع قرار دے دیئے جاتے تو حالات پر کیا اثر پڑتا؟ جواب۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تحریک صحیح قیادت کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ غیر ذمہ دار لوگوں کے ہاتھوں میں تھی۔ اس بنا پر یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس پابندی کا کیا نتیجہ ہوتا کاروائی کسی منصوبہ کے تحت نہیں تھی اور صورت حال روز بروز بدل رہی تھی۔ سوال۔ کیا جلوس ابتدا میں اس لئے ممنوع قرار نہ دیئے گئے کہ آپ کو خدشہ تھا کہ ایسا کرنے سے صورت حال اور خراب ہو جائے گی؟ جواب۔ ہمارے فیصلہ کی تہ میں ایک وجہ یہ بھی کارفرما تھی۔ سوال۔ کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ اگر ابتدا سے جلوس ممنوع قرار دیئے جاتے تو صورت حال کس طرح اور خراب ہو جاتی؟ جواب۔ بڑی تعداد میں رضاکار لاہور جمع تھے اور کراچی جانے کی ہدایات کا انتظار کر رہے تھے۔ اور ان سے جان قربان کرنے کی قسمیں لی گئیں تھیں۔ اس کے علاوہ عوام میں بے حد جوش و خروش تھا۔ اس لئے اگر جلوس شروع سے ممنوع قرار دے دیئے جاتے تو اشتعال و شورش کا اندیشہ تھا۔ سوال۔ کیا اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ لگائی جا سکتی تھی۔ تاکہ رضاکار یا ان کے ہمدرد لاہور یا کراچی روانہ نہ ہوں؟ جواب۔ جی نہیں۔

سوال۔ قانونی مشکلات کی بنا پر؟ جواب جی نہیں بلکہ عملی دقتوں کے پیش نظر۔ وکیل نے جرح جاری رکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ عملی دقتیں کیا تھیں؟ میاں انور علی نے کہا۔ اس طرح کی تحریک کو مقامی بنا دیا جائے تو آسانی رہتی ہے۔ لیکن اگر ہر ضلع اور دوسرے مقامات کو تحریک کا مرکز بنا دیا جائے تو صورت حال کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

سوال۔ آپ نے تحریری بیان میں لکھا ہے۔ کہ فوج شہر میں موجود تھی مگر اس نے کسی خلاف قانون اجتماع کو منتشر نہیں کیا۔ کیا یہ درست ہے؟ جواب۔ جی ہاں۔ عدالت کے ایک ایک سوال پر گواہ نے کہا کہ یہ بات تمام وقفہ کے لئے درست ہے۔ وکیل نے مزید جرح پر گواہ سے پوچھا۔ آیا کوئی ایسے مواقع بھی آئے تھے جب انہیں کاروائی کرنی چاہئے تھی مگر انہوں نے نہ کی۔ اس پر گواہ نے کہا۔ اس کی تفصیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایس ایس پی اور دوسرے حکام بتا سکتے ہیں۔ مگر میری اطلاعات کے مطابق ایسے مواقع آئے جب انہیں کاروائی کرنی چاہیئے۔ مگر وہ ناکام رہے۔

سوال۔ جی او سی نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے جو پالیسی اختیار کی تھی اس کی وجہ سے فوج کے لئے مارشل لاء کے نفاذ سے پہلے کوئی موثر کاروائی کرنا ممکن نہ تھا۔ کیا یہ بھی درست ہے؟

جواب۔ بدقسمتی سے فوج کی رائے یہ تھی کہ اسے صورت حال پر مکمل اختیار دیدیا جائے یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے اسے مکمل اختیار دینے کی اجازت نہ دی تھی۔ فوج شہری حکام کے ماتحت کام کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔ فوج کی کاروائی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنے کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔

سوال۔ آپ کو یاد ہو گا۔ کہ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کو انسپکٹر جنرل پولیس۔ ہوم سکرٹری۔ چیف سکرٹری۔ اور آپ کے درمیان کانفرنس میں آپ کی اس تجویز کو کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت پابندی عائد کر دی جائے۔ مسترد کر دیا گیا تھا مگر یہ طے پایا تھا کہ ہر ایک کے خلاف عام قانون کے تحت کاروائی کی جائے۔ کیا کوئی ایسی کاروائی کی گئی تھی؟ جواب جی نہیں۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ کہ گرفتاریوں کے متعلق کاروائی کا آغاز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کو چھوڑ کر کیا کسی اور سپرنٹنڈنٹ پولیس یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا کمشنر نے جولائی [illegible] سے لے کر فروری ۱۹۵۳ء تک دفعہ ۱۵۳ الف دفعہ ۲۹۵ الف یا دفعہ ۱۶ الف کے تحت کسی کے خلاف مقدمے کی کوئی رپورٹ پیش کی؟

جواب مجھے ایسی کسی رپورٹ کا علم نہیں۔

سوال۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے مقدمہ چلانے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ کیا اس کے کاغذات وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کئے گئے تھے؟ جواب۔ یہ کاغذات ہوم سکرٹری کے سامنے پیش کئے گئے ہوں گے۔ اور اس سلسلے میں یا تو خود انہوں نے حکم صادر کیا ہو گا۔ یا وزیر اعظم سے حکم لیا ہو گا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا وزیر اعلیٰ نے یہ کاغذ دیکھے تھے کہ نہیں۔

سوال۔ کیا ماسٹر تاج الدین نے آپ سے یہ شکایت کی تھی کہ انہیں اور ان کی پارٹی کے دوسرے ارکان کو وزیر اعظم سے جب چاہیں ملنے کی اجازت حاصل ہے لیکن حکومت پنجاب کے ارکان انہیں ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کرتے ہیں؟

جواب۔ ہاں۔ انہوں نے یہ شکایت کی تھی۔

برطانیہ روسی سونے کے ذریعہ اپنا قرضہ ادا کرے گا

لندن یکم جنوری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پچاس ہزار روپے کی مالیت کا روسی سونا لے کر ایک اور جہاز برطانیہ پہنچ گیا۔ اس سے پیشتر بھی کروڑوں روپیہ کا سونا پہنچ چکا ہے یہ سب سونا بنک میں جمع کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سونے کے ذریعہ برطانیہ امریکہ اور کینیڈا کا قرضہ ادا کر سکے گا۔

انتشار انگیزوں کی طرف سے مسلسل خبرداری

قائد اعظم کے یوم ولادت پر گورنر جنرل کی نشری تقریر کا مکمل متن

کراچی ۲۶ دسمبر۔ قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم ...... کے یوم ولادت پر قوم کے نام نشری پیغام میں فضیلت مآب غلام محمد صاحب نے اپنے پاکستانی بھائیوں کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ اپنے خیالات "اول پاکستان اور آخر پاکستان" کے نصب العین کے تحت رکھیں ــــ حکومت پر جو ناسمجھ اور تخریبی نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے فرمایا۔ کہ "انتہائی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ہم اپنی ترقی کی رفتار قائم رکھنے میں کامیاب ہو رہے ہیں"۔

ملک کے دشمنوں سے "خواہ وہ دوست نما کیوں نہ ہوں" ہمیشہ خبردار رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے فضیلت مآب نے فرمایا کہ "پاکستان کے استحکام کو ہمارے انفرادی فرقہ وارانہ اور صوبہ وارانہ اغراض سے اہم تر و بالاتر ہونا چاہیئے"۔

گورنر جنرل کی تقریر حسب ذیل ہے:۔

آج ہم بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا یوم ولادت منا رہے ہیں۔ ان کی ولادت ایسے زمانہ میں ہوئی تھی۔ جب کہ پاکستان کے قیام کا منصوبہ تو درکنار اس کا تصور تک موجود نہ تھا۔ لیکن جیسے جیسے ان کی عمر بڑھتی گئی۔ اور انہوں نے حالات کا جائزہ لیا۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوئے کہ اس برصغیر کے مسلمانوں کی اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی نجات سوائے اس کے ممکن نہیں۔ کہ وہ اپنے لئے ایک خطہ وطن اور نیا ملک قائم کریں۔ ان کا ذہن رسا اور ان کی دور بینی ہمیشہ کے لئے خراج تحسین کی مستحق ہے۔ کہ انہوں نے ایک ناگزیر صورت حال کو پہچان لیا۔ اور مخالفت اور مشکلات سے ہراساں نہ ہوتے ہوئے عزم اور جوش سے اپنے نصب العین کے لئے کام کیا۔ یہ ایک ایسا عظیم سبق ہے۔ جسے ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں

ترقی کی رفتار قائم ہے

ہر نصب العین کے حصول کی راہ میں قدم قدم پر رخنوں اور مشکلوں کا سامنا اور ایثار۔ اور محنت شاقہ۔ استقلال اور صبر کا تقاضا ہوتا ہے۔ اس چیز کو اس بے چینی میں جو اپنے ملک کی ترقی و نشوونما کے بارے میں ہمیں ہے۔ ہم بھول جاتے ہیں۔ اور بے صبر ہو کر ارباب اختیار پر نکتہ چینی کرنے لگتے ہیں۔ لیکن ہمیں عملی اور حقیقت پسند ہونا چاہیئے۔ اور ناسمجھ اور تخریبی نکتہ چینی کی بجائے اپنے منصوبوں اور تجویزوں کے جملہ متعلقہ عناصر، پہلوؤں اور ضروریات کو تولنا چاہیئے۔ قائد اعظم نے فرمایا تھا۔

"جب میں بعض حلقوں میں سوائے شکایت اور عیب جوئی کے کچھ اور نہیں پاتا۔ اور آپ کی حکومت اور جو وفادار افسران اور عمال آپ کی دن رات خدمت کرتے رہتے ہیں۔ ان کے الزامات میں ایک لفظ بھی مجھے سنائی نہیں دیتا۔ تو قدرتی طور سے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ اس سے جو اچھا کام ہو رہا ہے۔ اس کی تعریف میں ایک لفظ تو کہئے۔ اور تب تنقید اور نکتہ چینی کیجئے"۔

پاکستان کے قیام پر ہمیں ہر چیز کی ابتداء نئے سرے سے کرنی پڑی۔ لیکن جوش اور عزم سے کام لے کر انتہائی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ہم اپنی ترقی کی رفتار کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک پسماندہ اور نظر انداختہ زراعتی معاشی نظام کو صنعتی نظام میں بدلنا آسان کام نہیں ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سوویٹ روس کے لئے کئی پنجسالہ منصوبوں کے بعد یہ تبدیلی ممکن ہو سکتی تھی۔ اور عبوری دور میں مدت دراز تک وہاں کے لوگوں کو مشکلوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ زمانہ حال میں دوسرے ملکوں کی مثال بھی موجود ہے۔ جن کے باشندوں کو عارضی خود مختاری کے دور سے گزرنے کے لئے ایثار پر کمر بستہ ہونا پڑا۔ تقسیم سے پہلے ہمارے پاس مشکل سے کوئی قابل ذکر جدید صنعتی کارخانہ نظر آتا تھا۔ اب خدا کے فضل سے ہمارے پاس ایسے کئی کارخانے ہیں۔ کئی اور زیر تجویز ہیں۔ اور حالات سازگار رہے۔ تو آئندہ چند سال میں وہ قائم ہو جائیں گے۔

صوبہ پرستی کی لعنت

قوم کا مقدر اس کے افراد کی سیرت پر مبنی ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنی سیرت کی پرداخت کریں۔ اور اتنے قوی ہو جائیں۔ کہ ان خود پرستوں کے ماہرانہ تصورات اور پروپیگنڈا کا شکار بنے بغیر جن کے دعووں میں نہ دیانت ہے نہ خلوص اور جو نہ صرف پاکستان کو کمزور بنانا چاہتے۔ ہم اپنے ملک کی خاطر تکلیف اور قربانیاں برداشت کر سکیں۔

اپنے مستقبل کی تعمیر میں ہمیں ایک زبردست فتنہ کی طرف سے خبردار رہنا چاہیئے۔ وہ علاقہ پرستی اور صوبائی عصبیت ہے۔ جس کے زیر اثر قوم کے وسیع تر مفاد کو محض نظر انداز کیا جاتا ہے بلکہ اکثر اس سے ملک کو نقصان بھی پہنچایا جاتا ہے۔ ۱۹۴۸ء میں قائد اعظم نے فرمایا تھا:۔

"اب تم ایک قوم کے افراد ہو۔ تم نے ایک وسیع ملک پیدا کر لیا ہے۔ جو تمام تر تمہارا ہے۔ یہ نہ کسی پنجابی کا ہے نہ سندھی کا۔ نہ پٹھان کا۔ نہ بنگالی کا۔ بلکہ تم سب کا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنے آپ کو ایک مضبوط قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہو۔ تو خدا کے لئے صوبہ پرستی چھوڑ دو۔ صوبہ پرستی ایک لعنت ہے۔ اور یہی حال فرقہ پرستی کا ہے"۔

اول پاکستان آخر پاکستان

اب بھی کبھی کبھی یہ سیاہ دیو اپنا مکروہ سر اٹھاتا ہے۔ ہمیں اس کی طرف سے ہمیشہ چوکس رہنا چاہیئے۔ اس کا اندیشناک مظاہرہ اس موقعہ پر ہوا۔ جب کہ وفاقی قانون ساز ایوانوں میں علاقہ وار نمائندگی کے سوال پر ہماری دستور سازی میں تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن آپ کے لیڈروں کی انتھک کوششوں اور خدا کے فضل سے ایک ایسا حل فراہم ہو گیا۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہوا۔ بعض حلقوں میں مجھے اس پر کچھ نکتہ چینی سنائی دیتی ہے۔ لیکن یاد رکھئے۔ کہ ہم آہنگی اور اتحاد کی خاطر باہمی رعایت کا طریقہ ہمیشہ ضروری ہے۔ پاکستان کا استحکام اتحاد اور قوت اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کہ ہم اپنے خیالات "اول پاکستان اور آخر پاکستان" کے نصب العین کے تحت نہ رکھیں۔ بانی پاکستان نے ہمیں متنبہ فرمایا تھا کہ:۔

"میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے درمیان کچھ کمیونسٹ اور سازباز کرنے والے ایسے ہیں۔ جنہیں غیر ملکی مالی مدد ملتی ہے۔ اور اگر آپ ہوشیار نہ رہیں گے۔ تو آپ کے اندر انتشار پیدا ہو جائے گا۔ یہ خیال کہ مشرقی بنگال کو پھر سے ہندوستانی یونین میں شامل کر لیا جائے۔ ابھی ترک نہیں کیا گیا ہے۔ اور اب بھی یہ ان کا مقصد ہے۔ مجھے وثوق ہے۔ کہ جو لوگ ابھی تک مشرقی بنگال کو دوبارہ ہندوستانی یونین میں ملنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ خواب و خیال کی دنیا میں بس رہے ہیں"۔

اگرچہ ان الفاظ کو ادا کئے ہوئے پانچ سال گزر چکے ہیں۔ تاہم یہ آج بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے کہ اس وقت تھے۔ اب بھی ہمارے درمیان ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اپنی ذاتی تسکین خاطر کے لئے پاکستان کے مقصد کو فوت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ انتشار انگیز لوگ ہمیشہ ایک ہی لباس میں نظر نہیں آتے بلکہ وقت کے تقاضے کی مناسبت سے اپنے جامے بدلتے رہتے ہیں۔ ان کا نعرہ ایک دن کچھ ہوتا ہے۔ اور دوسرے دن کچھ

اور۔ لیکن ہمیں ہوشیار اور باخبر رہنا چاہیئے۔ قوم میں انتشار پیدا کرنے کی ہر کوشش کا نتیجہ پاکستان کو کمزور کرنا ہوگا۔ اور یہی ہمارے دشمنوں کا عین مدعا ہے۔ پاکستان اس لئے بنا تھا۔ کہ مسلمانوں کو ایک خطہ وطن اور ملک مل جائے۔ اور حالات میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ کہ مختلف نعرے بلند کر کے اس مقصد کو فوت کر دیا جائے۔

ہم صرف اس صورت میں اپنے دشمنوں کے ـــ خواہ وہ دوست نما کیوں نہ ہوں ـــ ان منصوبوں کی روک تھام کر سکتے ہیں۔ اور انہیں ختم کر سکتے ہیں جب کہ ہم مضبوط اور متحد ہیں۔ اور یہ نہ بھولیں کہ پاکستان کے استحکام کو ہمارے انفرادی فرقہ وارانہ صوبہ وارانہ اغراض سے اہم تر و بالاتر ہونا چاہیئے۔

"پاکستان زندہ باد"

بھارت ایٹم بم نہیں بنا سکتا

بمبئی یکم جنوری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت ایٹمی طاقت کو ترقی دے گا۔ لیکن وہ ایٹم بم نہیں بنا سکتا۔

مرکزی کابینہ کا اجلاس ڈھاکہ میں ہوگا

کراچی۔ یکم جنوری۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ۷ جنوری کو مرکزی کابینہ کا اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔ گذشتہ سال جب وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی مشرقی بنگال کے دورے پر گئے تھے۔ تو انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ مرکزی کابینہ کے اجلاس وقتاً فوقتاً ڈھاکہ میں بھی ہوا کریں گے۔ مرکزی وزراء میں سے اکثر عازم ڈھاکہ ہو چکے ہیں۔ وزیر قانون مسٹر اے۔ کے بروہی وزیر خوراک و صنعت خان عبدالقیوم خاں اور وزیر تجارت مسٹر تفضل علی آج صبح ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ مسٹر بروہی ڈھاکہ میں دستور کا مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی

خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کے لئے امریکہ کے کسی ماہر سراغ رساں کی خدمات حاصل کی جائینگی

ہمارے درمیان کسی قسم کا اختلاف تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ (وزیر اعظم کی چھوٹی نشری تقریر)

آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے سال نو کے پہلے دن قوم کے نام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں (جو ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن سے کی پہلی نشری تقریر ہے) اعلان کیا۔ کہ انہوں نے حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ قائد ملت لیاقت علیخان کے قتل کی تحقیقات کے سلسلہ میں حکومت کو مشورہ اور مدد دینے کی غرض سے ایک نجی سراغ رساں خصوصاً فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن میں کام کرنے کا تجربہ رکھنے والے سراغ رساں کی خدمات حکومت پاکستان کو مہیا کرے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے تحقیقات تو مکمل معلوم ہوتی ہے کہ مکمل ہوئی مگر میں اس سے پوری طرح مطمئن نہیں ہوا۔

ہندوستان سے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ میں سرحد پار اپنے ہندوستانی دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان سے کوئی بغض نہیں رکھتے۔ سال نو پر ہم ان کی خوشحالی کے لئے دست بدعا ہیں۔ آنریبل وزیر اعظم نے پھر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان نے نہ کبھی کسی بیرونی طاقت کو اپنے ملک میں فوجی اڈوں کی پیشکش کی ہے۔ اور نہ آئندہ ایسی پیشکش کرنے کی کوئی تجویز ہے۔ نہ مشرقی طاقتوں کے خلاف مغربی طاقتوں سے کوئی فوجی اتحاد ہوا ہے۔ اور نہ دراصل یہ باور کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ ہم کبھی بھی کسی طاقت کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ کریں گے۔ جس سے ہماری آزادی کسی طرح خطرہ میں پڑے۔ یا اس حلقہ کی سلامتی کو کوئی خطرہ پیدا ہو۔

عالمی امن اور انسانی بہبودی کو ترقی دینا ہماری خارجی پالیسی کا بنیادی اصول ہے۔ اور برابر رہے گا۔ اور ہم اس کام میں ہم خیال قوموں سے برابر تعاون کرتے رہیں گے۔ جہاں تک ہماری آزادی کا تعلق ہے۔ وہ ہمیں اپنی جان سے زیادہ پیاری ہے۔ ہم کسی لحاظ سے اور کسی حلقہ کی جانب سے بھی اپنی آزادی کو محدود کرنے پر رضامند نہیں ہو سکتے۔

آنریبل وزیر اعظم نے بتایا کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں شہری اور فوجی ماہرین کی کمیٹیوں کا اجلاس حال میں دہلی میں ہوا تھا۔ ورکنگ کمیٹیوں نے ابتدائی مسائل پر مثلاً کشمیر سے فوجیں واپس بلانا تفصیل اس کے کہ وزیر اعظم ہندوستان اور میں ان پر غور کریں اور انہیں طے کریں۔ اطمینان بخش کام کیا ہے۔

آخر میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ مختلف حلقوں نے حکومت سے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی جو اپیلیں کی تھیں ان کے نتیجہ میں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ "ڈان" "ایوننگ اسٹار" اور ان کے عملوں پر سے وہ تمام پابندیاں اٹھالی جائیں جو ۵ نومبر ۱۹۵۳ء کو جاری کردہ پریس نوٹ کے رو سے عائد کی گئی تھیں۔

قومی اتحاد کے لئے اپیل

وزیر اعظم کی تقریر ذیل میں درج کیا جاتی ہے:۔

میرے عزیز ہم وطنو!

میں آج نئے سال کے پہلے دن آپ حضرات کو اپنی مبارکباد۔ اور آپ کی صحت، خوشحالی اور مسرت کے لئے اپنی نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔

ڈھاکہ ریڈیو اسٹیشن سے میں آپ سے پہلی بار خطاب کر رہا ہوں۔ سوئے اتفاق سے اس اسٹیشن میں انتظام نہیں ہے کہ میری نشری تقریر تمام قوم کو پہنچائی جا سکے اس وجہ سے میری تقریر کا ریکارڈ تیار کر دیا گیا ہے تاکہ یہ تقریر ٹھیک اس وقت کراچی کے ذریعہ مغربی پاکستان کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کی جا سکے۔

اگرچہ میں مشرقی پاکستان دوہری حیثیت یعنی آپ کے وزیر اعظم اور مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے آیا ہوں مگر میں اس وقت آپ سے اپنی سرکاری حیثیت سے مخاطب ہوں۔

حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ریڈیو کو کسی سیاسی جماعت کے مفاد کے لئے استعمال نہ کیا جائے میں نے آپ کے وزیر اعظم کی حیثیت سے ۱۷ اپریل کو عہدہ سنبھالا اسی شام کو آپ سے ایک نشری تقریر میں میں نے اس عظیم ملک کی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح وقف کر دینے کا عہد کیا

اتحاد اتفاق ضروری ہے

سال نو کے آغاز میں میں آپ سے ایک بار پھر وہی درخواست کرتا ہوں۔ خاص طور سے اس مہم کی وجہ سے اور بھی جو ایک ہمسایہ ملک نے رائے عامہ کو ہمارے خلاف منظم کرنے کے لئے شروع کر دی ہے یہ بات اب بھی لازمی و ضروری ہے۔ اور ہمیشہ ضروری رہے گی کہ ہم ایک قوم کی حیثیت سے متحد رہیں۔ اور ہمارے دلوں میں وہی وحدت مقصد ہو جس کی وجہ سے ہم قائد اعظم کی اعلیٰ قیادت کے تحت پاکستان قائم کرنے کے قابل ہو سکے۔ آج ہماری آزادی کو زیر بحث لایا جا رہا ہے ہم پر سخت دباؤ ڈالنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ ایک ایسی بات مان لیں۔ جو پاکستان کی نہیں بلکہ ایک دوسرے ملک کے مفاد کی ہے۔ میں آپ کے سامنے ایک اپنے عہد کو دہرانا چاہتا ہوں۔ کہ میرے رفقاء اور میں ہمیشہ اسی پالیسی پر عمل کریں گے جو عالمی امن اور ہمارے ملک اور عوام کے مفاد کی طرف لے جاتی ہے۔ خواہ کہیں کی بھی رائے عامہ کو ہمارے خلاف منظم کیوں نہ کیا جائے۔ ہم اپنے اس راستہ کو ہرگز نہ چھوڑیں گے۔

میں نے چند دن پہلے ایک پریس کانفرنس میں جو کچھ کہا تھا۔ اسے دہراتا ہوں۔ ہم پاکستانی بہت سخت جان ہیں۔ ہم رضائے خدا کے علاوہ کسی ارضی طاقت کے آگے سر نہیں جھکاتے۔

جڑواں بہنیں

ہم ایک امن پسند قوم ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ خود بھی امن و عافیت کی زندگی گذاریں۔ اور دوسرے بھی امن و عافیت کی زندگی گذاریں۔ ہم کسی ملک کے خلاف جارحانہ کاروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ جس دن سے میں نے عہدہ سنبھالا ہے۔ میں ہندوستان کے ساتھ انتہائی ممکنہ دوستانہ تعلقات قائم کرنے پر زور دیتا رہا ہوں۔ میں نے کہا ہے۔ اور اب بھی کہتا ہوں۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کی قومیں گویا جڑواں بہنیں ہیں۔ دوستانہ اور پر تعاون تعلقات قائم کرنے اور ان کو برقرار رکھنے میں دونوں ملکوں کا مفاد ہے۔ میں اس مقصد میں ہمیشہ کوشاں رہوں گا۔ میں سرحد کے پار اپنے ہندوستانی دوستوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم ان سے بغض نہیں رکھتے۔ سال نو پر ہم ان کی خوشحالی کے لئے دست بدعا ہیں۔

پاکستان اور امریکہ

ان اخباری اطلاعات پر کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ فوجی اتحاد کرنا چاہتا ہے ہندوستان میں کافی اشتعال پھیلا ہے۔ اس ملک میں کہا جا رہا ہے کہ پاکستان امریکہ کو فوجی اڈے دینے کے لئے گفت و شنید کر رہا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ہم مشرقی طاقتوں کے خلاف مغربی طاقتوں کے ساتھ ایک فوجی اتحاد کر رہے ہیں۔ سب سے آخر میں کہا گیا ہے کہ اگر ہم جنگ میں فوجی ذمہ داریاں قبول کئے بغیر بھی امریکہ سے محض فوجی امداد کے طلبگار ہوں گے۔ تو بھی ہم طاقت کے توازن کو درہم برہم کر دیں گے۔ اور اس علاقہ کی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیں گے ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکہ سے محض فوجی امداد حاصل کرنے میں بھی ہم رفتہ رفتہ اپنی آزادی کھو بیٹھیں گے۔ اگرچہ اس طرح فضا کو صاف کرنے کے بجائے اور مکدر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی ہم ان تمام نصیحتوں کے ممنون ہیں۔ لیکن ان تمام اندیشوں کی بنیاد مفروضات پر ہے۔

ہم نے کسی غیر ملکی طاقت کو اپنے ملک میں فوجی اڈوں کی پیشکش کبھی نہیں کی ہے۔ اور نہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور نہ ہم مشرقی طاقتوں کے خلاف مغربی طاقتوں سے کوئی فوجی اتحاد کر رہے ہیں۔ اور نہ حقیقتہً یہ گمان کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ ہم کسی طاقت کے ساتھ کبھی ایسا کوئی معاہدہ کریں گے۔ جس سے ہماری آزادی یا خود اس علاقہ کے تحفظ کو کوئی خطرہ لاحق ہو۔

عالمی امن اور انسانی بہبودی کو ترقی دینا ہماری خارجی پالیسی کا بنیادی اصول ہے۔ اور برابر رہے گا۔ اور ہم اس کام میں ہم خیال قوموں سے برابر تعاون کرتے رہیں گے۔ جہاں تک ہماری آزادی کا تعلق ہے۔ وہ ہمیں اپنی جان سے زیادہ پیاری ہے۔ ہم کسی لحاظ سے اور کسی حلقہ کی جانب سے بھی اپنی آزادی کو محدود کرنے پر رضامند نہیں ہو سکتے۔ (باقی آئندہ)

برلن میں چار طاقتوں کی کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق روس کی تجویز منظور کر لی گئی

ماسکو ۲ جنوری۔ روس نے اس مہینہ کی ۲۵ تاریخ کو برلن میں چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی۔ تینوں مغربی طاقتوں نے اسے منظور کر لیا ہے۔ رات ماسکو میں تین مغربی طاقتوں کی طرف سے ایک ہی قسم کے مراسلے روسی دفتر خارجہ میں پیش کئے گئے۔ ان مراسلوں میں افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ مغربی طاقتوں نے اس کانفرنس کے لئے ۴ جنوری کی جو تاریخ مقرر کی تھی روس نے انہیں منظور کرنے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔

دنیا کی ۴۰ فیصدی آمدنی کا مالک امریکہ ہے

نیویارک یکم جنوری۔ ایک نئے اعداد و شمار کے ضمن میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کی ۴۰ فی صدی آمدنی کا مالک امریکہ ہے۔ ۱۹۳۸ء میں اس کی آمدنی ۲۶ فی صد تھی ۱۹۴۸ء میں امریکہ کی اوسط فی کس آمدنی ۵۴۵۰ روپے تھی۔ کینیڈا کی فی کس آمدنی ۳۳۰۰ برطانیہ کی ۲۷۰۰ روپیہ اٹلی کی ۸۰۰ اور روس کی ۹۵۰ روپے تھی۔